2

رویۂ صارف کا تجزیہ
(Consumer's Behaviour and its Analysis)

پس منظر

خواہشات کی کثرت اور ذرائع کی قلت ایک ایسی عالمگیر حقیقت ہے جس کی وجہ سے ہر انسان مسلسل جدوجہد کرنے پر مجبور ہے تاکہ وہ محدود ذرائع سے زیادہ سے زیادہ خواہشات یا مقاصد کی تسکین کر سکے۔ انسان کی جدوجہد کا یہ سلسلہ خواہشات کی کثرت کی وجہ سے ساری زندگی جاری رہتا ہے۔ لیکن تسکین کی انتہائی سطح حاصل کرنے کیلیے انسان اپنی عقل اور ذہانت کے بل بوتے پر کوشش کرتا ہے کہ کون سی خواہشات کو پہلے پورا کیا جائے اور کونسی خواہشات کو ملتوی کردیا جائے۔ صارف اسی انتخاب یا چناؤ کی بنا پر اپنی توازنی حالت پر پہنچتا ہے۔ صارف کے توازن حاصل کرنے کی اس جدوجہد کو ہی رویۂ صارف (Consumer's Behaviour) کہتے ہیں۔

گویا تسکین کی انتہائی سطح حاصل کرنے میں صارف کا شعور ایک نفسیاتی ترازو کا کام کرتا ہے کہ کن خواہشات کو پورا کیا جائے اور کن کو چھوڑ دیا جائے اور اس بات کا بھی خیال رکھتا ہے کہ محدود وسائل کا بہترین استعمال ہو اور صارف اپنے محدود وسائل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے۔ رویۂ صارف کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ درج ذیل بنیادی معاشی اصطلاحات کو سمجھ لیا جائے۔

2.1 قدر (Value)

قدر سے مراد شے کی وہ قوت یا طاقت ہے جس کے بدلے وہ دوسری شے کی ایک خاص مقدار حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

آسان الفاظ میں کسی شے کی قدر سے مراد اس شے کی وہ طاقت ہے جس کے عوض وہ دوسری شے کی اکائیاں حاصل کرنے کی قوت رکھتی ہے۔ یہی اس شے کی قدر کہلاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم ایک کتاب کے بدلے چھ پنسلیں حاصل کرسکتے ہیں تو ایک کتاب کی قدر چھ پنسلوں کے برابر ہوگی۔

2.2 قیمت (Price)

کسی شے کی قدر کو دولت کے عوض خریدنے کی صورت میں وہ اس شے کی قیمت بن جائے گی۔ مثلاً اوپر والی مثال میں اگر

ہم کتاب کا تبادلہ رقم یا کرنسی کی صورت میں کرلیں تو اسے قیمت کا نام دیا جاتا ہے یعنی قیمت سے مراد شے کی قدر بصورت زر ہے۔

کسی شے میں قدر کی موجودگی کیلئے درج ذیل تین اوصاف کا موجود ہونا ضروری ہے۔

(i) افادہ (ii) کمیابی (iii) انتقال پذیری

(i) افادہ سے مراد شے کی وہ قوت ہے جس سے انسان کی حاجات کی تسکین ہوتی ہے اس لیے افادہ کی موجودگی کسی شے کی قدر کی پہلی شرط ہے۔

(ii) کمیابی سے مراد ذرائع کی قلت ہے۔مادی ذرائع گندم، آٹا، گھی، فرنیچر، چاول ہماری طلب کے مقابلے میں کمیاب ہیں جبکہ ہوا، پانی، روشنی کمیاب نہیں۔کمیاب اشیا کی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ لہٰذا کسی شے کی قدر کے لیے اس کی کمیابی بھی اہم شرط ہوتی ہے۔

(iii) وہ شے جو ایک شخص سے دوسرے شخص کو منتقل ہو سکے معاشی نقطہ نظر سے قدر رکھتی ہے۔ اس لیے قدر کے لیے انتقال پذیری بھی لازمی شرط ہے۔

2.3 دولت (Wealth)

دولت سے مراد ہر قسم کی کرنسی سونا، چاندی، پراپرٹی وغیرہ لیا جاتا ہے۔ جبکہ علم معاشیات میں دولت سے مراد وہ اشیا جو انسان کی حاجات کو پورا کریں، طلب کے مقابلے میں کمیاب ہوں اور قدر کی بنیادی شرائط مثلاً افادہ، کمیابی اور انتقال پذیری کو پورا کریں، دولت کہلاتی ہیں۔

2.4 صرف (Consumption)

صرف کے معنی کسی شے یا خدمت کے استعمال سے براہ راست استفادہ کرنا ہے۔مثال کے طور پر اگر کوئی شخص بھوک مٹانے کے لیے روٹی کھاتا ہے تو یقیناً روٹی کھانے سے انسان کو براہ راست تسکین ملتی ہے۔ اسی طرح حکومت عوام کی فلاح و بہبود پر جو اخراجات اٹھاتی ہے وہ صرف میں شمار ہوتے ہیں۔

2.5 صارف (Consumer)

صارف کا لفظ صرف سے ماخوذ ہے۔ معاشی اصطلاح میں صارف سے مراد اشیا اور خدمات کا خریدار اور استعمال کنندہ ہے جو روز مرہ زندگی کے لوازمات حاصل کر کے انھیں اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے استعمال میں لاتا ہے۔ مثال کے طور پر قلم لکھنے کے لیے، کتاب پڑھنے کے لیے، روٹی کھانے کے لیے، بجلی روشنی کے لیے حاصل کر کے براہِ راست اپنی ضروریات پوری کرتا ہے۔ لہٰذا معاشی اعتبار سے اشیا اور خدمات کے استعمال کنندہ کو صارف کہتے ہیں۔

2.6 افادہ (Utility)

افادہ سے مراد کسی شے کی وہ خوبی یا وصف ہے جس سے کسی شخص کی کوئی خواہش پوری ہوتی ہو۔ مثلاً روٹی بھوک مٹاتی ہے،

قلم لکھنے کے کام آتا ہے، لباس زیب تن کیا جاتا ہے وغیرہ۔

2.7 افادہ، مختتم افادہ اور کل افادہ کا باہمی تعلق

افادہ (Utility)

افادہ سے مراد کسی شے کی وہ خوبی ہے جس سے کسی انسان کی کوئی خواہش پوری ہوتی ہو۔ مثلاً روٹی بھوک مٹاتی ہے، پانی پیاس بجھاتا ہے اور قلم لکھنے کے کام آتا ہے۔

افادہ کی اہم اصطلاحات کو سمجھنے کیلئے درج ذیل گوشوارہ کی مدد لی جاسکتی ہے۔

پانی کے (گلاس) کی اکائیاں	کل افادہ	مختتم افادہ
1	16	16
2	28	12
3	36	8
4	40	4
5	40	0
6	36	-4

(i) ابتدائی افادہ (Initial Utility)

وہ افادہ جو کسی شے کی پہلی اکائی سے حاصل ہو ابتدائی افادہ کہلاتا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ گوشوارہ میں 16 افادہ ابتدائی افادہ کی نشاندہی کررہا ہے۔

(ii) مختتم افادہ (Marginal Utility)

کسی شے کی آخری اکائی کو استعمال کرنے سے حاصل ہونے والا افادہ مختتم افادہ کہلاتا ہے۔ مختتم افادہ سے مراد ہر اگلی اکائی کے استعمال سے حاصل ہونے والا افادہ ہے۔

(iii) کل افادہ (Total Utility)

شے کی تمام اکائیوں کے استعمال سے حاصل ہونے والے افادے کو کل افادہ کہتے ہیں۔ مثلاً درج بالا گوشوارہ میں اگر صارف پہلی چار اکائیاں استعمال کرلے تو کل افادہ 16+12+8+4=40 ہوگا۔ جب کل افادہ زیادہ سے زیادہ ہوتا ہے، اس وقت مختتم افادہ صفر کے برابر ہوتا ہے۔ جیسا کہ گوشوارہ سے ظاہر ہے۔ پانچویں اکائی تک اکائیاں استعمال کرنے سے کل افادہ 40 تک پہنچ جاتا ہے لیکن مختتم افادہ صفر ہوجاتا ہے۔ یاد رہے جہاں اکائیوں کے استعمال سے مختتم افادہ صفر ہو اور کل افادہ زیادہ سے زیادہ ہو تو یہ صارف کا نقطہ سیری (Point of Satiety) یا نقطہ تسکین کہلاتا ہے۔

(iv) منفی افادہ (Negative Utility)

نقطۂ تسکین کے بعد اگر کسی شے کے استعمال کو جاری رکھا جائے تو افادہ صفر کے بعد منفی ہوجاتا ہے۔ گوشوارہ میں چھٹے گلاس کا افادہ منفی رجحان لیے ہوئے ہے۔

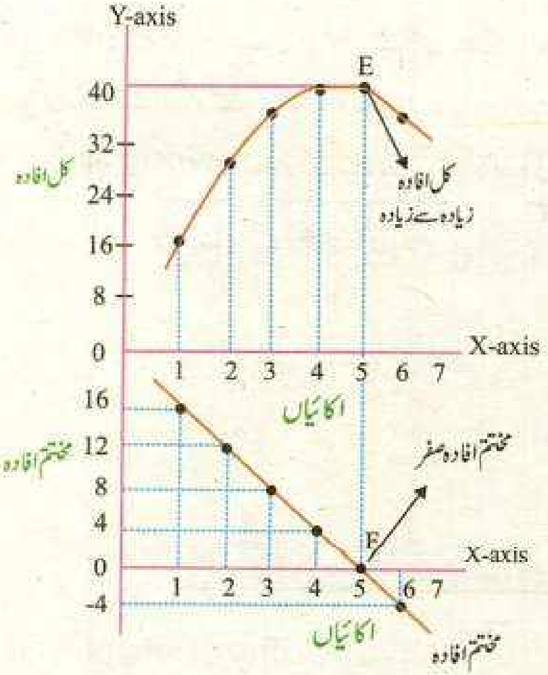

افادہ کی اصطلاحات کی وضاحت بذریعہ ڈائیگرام

ڈائیگرام میں OX محور کے ساتھ اکائیاں اور OY کے ساتھ کل افادہ اور مختتم افادہ کی پیائش کی گئی۔ ڈائیگرام میں مختتم افادہ کا خط اوپر سے نیچے کی طرف گر رہا ہے یعنی منفی رجحان لیے ہوئے ہے جو اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ صارف جوں جوں اشیا کی اکائیاں مسلسل استعمال کرتا چلا جاتا ہے مختتم افادہ بتدریج کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ جبکہ کل افادہ کا خط ابتدا میں مثبت رجحان کی نشاندہی کر رہا ہے اور شے کی پانچویں اکائی اس بات کی نشاندہی کر رہی ہے کہ نقطہ "E" پر کل افادہ زیادہ سے زیادہ ہے اور نقطہ "F" پر مختتم افادہ صفر کے برابر ہے۔

2.8 قانونِ تقلیلِ افادہ مختتم (Law of Diminishing Marginal Utility)

قانون تقلیلِ افادہ مختتم معاشیات کا ایک اہم اور عالمگیر قانون ہے۔ یہ قانون انسانی زندگی کی بنیادی حقیقت کو بیان کرتا ہے جس کا مشاہدہ اور تجربہ ہر انسان اپنی روزمرہ عملی زندگی میں کرتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ابتدا میں کسی چیز کو حاصل کرنے کی خواہش انتہائی شدید ہوتی ہے۔ لیکن شے کے مسلسل استعمال سے اس کو حاصل کرنے کی شدت اور افادہ میں بتدریج کمی ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہمیں پیاس لگی ہے تو ایسے میں ہمیں پانی کا پہلا گلاس پیاس کی شدت کی وجہ سے بہت تسکین دے گا۔ لیکن دوسرا گلاس پینے سے اتنی تسکین یا افادہ حاصل نہیں ہوگا جتنا پہلے گلاس کے پینے سے ہوا تھا۔ اسی طرح تیسرے اور چوتھے گلاس سے افادہ پہلے کی نسبت بتدریج کم ہوتا چلا جائے گا اور ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب مزید پانی کا گلاس پینے کی خواہش ختم ہوجائے گی اور پانچویں گلاس کو پینے سے صفر افادہ حاصل ہوگا لیکن اگر ہمیں چھٹا گلاس بھی پینے پر مجبور کیا جائے تو چھٹے گلاس کا افادہ منفی ہوجائے گا یعنی فائدے کی بجائے الٹا نقصان دہ ثابت ہوگا۔ حیات انسانی کے اسی عملی مشاہدے کو ماہرین معاشیات قانون تقلیل افادہ مختتم کا نام دیتے ہیں۔

سادہ الفاظ میں قانون تقلیل افادہ مختتم سے مراد۔

"Other things being equal, when a consumer continuously uses any commodity, the marginal utility of every new or successive unit will be less than the marginal utility of the previous unit"

''جب کسی شے کا مسلسل اور لگاتار استعمال کیا جائے تو ہر اگلی اکائی کا مختتم افادہ بتدریج کم ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ صفر ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے بعد بھی استعمال جاری رکھا جائے تو افادہ منفی ہو جاتا ہے۔ جبکہ باقی حالات بدستور رہیں۔''

الفرڈ مارشل نے اس قانون کی تعریف ان الفاظ میں کی۔

"Other things remaining the same, when a person has more of a commodity the marginal utility becomes smaller with the additional consumption"

''باقی حالات بدستور رہتے ہوئے جب کسی شخص کے پاس کسی شے کا ذخیرہ بڑھ جائے تو اس شے میں مزید اضافہ اسی شے کے افادہ مختتم میں کمی کا موجب بن جاتا ہے۔''

قانون تقلیل افادہ مختتم کی وضاحت درج ذیل گوشوارہ کی مدد سے بھی کی جاسکتی ہے۔

گوشوارہ

پانی کے گلاس کی اکائیاں	کل افادہ	مختتم افادہ
1	16	16
2	28	12
3	36	8
4	40	4
5	40	0
6	36	-4

گوشوارہ کی وضاحت

گوشوارہ کے پہلے کالم میں پانی کے گلاس کی اکائیاں، دوسرے کالم میں کل افادہ اور آخری کالم میں مختتم افادہ دکھایا گیا ہے۔ گوشوارہ سے واضح ہے کہ شے کے مسلسل استعمال سے مختتم افادہ بتدریج گھٹتا جا رہا ہے۔ ایک ایسی حد بھی آتی ہے جہاں صارف شے کے استعمال کو ترک کر دیتا ہے اور مختتم افادہ صفر کے برابر ہو جاتا ہے۔ یہی صارف کا نقطہ سیری کہلاتا ہے۔ اس نقطہ کے بعد اگر صارف کو پانی کا چھٹا گلاس پینے پر مجبور کیا جائے تو مختتم افادہ منفی ہو جاتا ہے جیسا کہ 4-افادہ سے ظاہر ہے۔

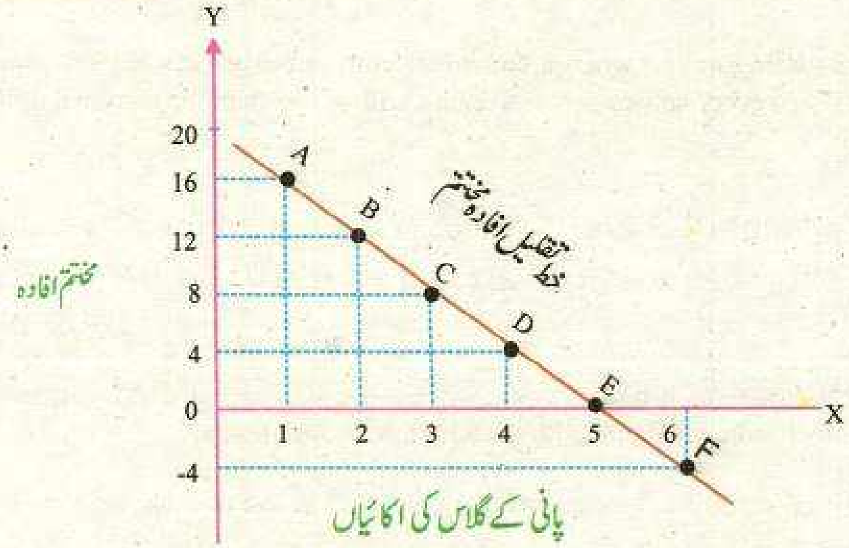

ڈائیگرام میں OX محور کے ساتھ اکائیاں اور OY محور کے ساتھ مختتم افادہ کی پیائش کی گئی ہے۔ ڈائیگرام سے ظاہر ہے کہ اکائیوں کے مسلسل استعمال سے مختتم افادہ مسلسل گرتا جارہا ہے۔ جیسا کہ نقطہ A پر صارف 16 افادہ حاصل کرتا ہے۔ لیکن اس کے بعد نقطہ C , B اور D پر مختتم افادہ بتدریج کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن نقطہ E پر صفر ہوجاتا ہے اور F پر منفی ہوجاتا ہے۔ نقاط A,B,C,D,E اور F کو ملانے سے خط مختتم افادہ حاصل ہوتا ہے۔

مفروضات (Assumptions)

قانون تقلیل افادہ مختتم تمام حالات میں درست ثابت نہیں ہوتا بلکہ کچھ حالات میں قانون کو درست ثابت کرنے کے لیے مفروضات یا کچھ باتیں فرض کرلی جاتی ہیں۔ ورنہ قانون صحیح لاگو نہیں ہوتا۔ قانون تقلیل افادہ مختتم کے درج ذیل مفروضات ہیں۔

(i) شے کا مسلسل استعمال (Continuous Use of Good)

قانون کو صحیح ثابت کرنے کیلیے فرض کیا گیا ہے کہ استعمال کی جانے والی شے یا اکائی کے استعمال کے درمیان کوئی وقفہ نہیں آئے گا اور استعمال مسلسل ہوگا۔ کیونکہ زیرِ استعمال اکائیوں کے درمیان وقفہ افادہ مختتم کو بڑھانے کا موجب بن سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم گرمیوں میں پانی کا ایک گلاس صبح کے وقت پئیں اور دوسرا گلاس دوپہر کو تو یقیناً دوسرے گلاس کا افادہ پہلے گلاس کی نسبت کہیں زیادہ ہوگا کیونکہ دوپہر کو زیادہ پیاس محسوس ہوتی ہے اور قانون غلط ثابت ہوجائے گا۔ اس لیے پانی کے گلاس یکے بعد دیگرے بغیر کسی وقفے کے پینے ہونگے۔

(ii) شے کی مناسب مقدار (Reasonable Quantity)

صرف کی جانے والی شے کی مقدار مناسب اور معقول ہونی چاہیے اگر شے کی اکائیوں کی مقدار انتہائی قلیل یا بہت زیادہ ہو تو

قانون صحیح ثابت نہیں ہوگا۔ کیونکہ پانی پیتے وقت اگر گلاس کی بجائے قطرے پیئے جائیں تو ہر دوسرا قطرہ زیادہ افادہ کا باعث بنے گا اور اگر پانی کا پورا جگ منہ کو لگالیا جائے تو دوسرا جگ پینے کی ہمت باقی نہیں رہے گی۔ اس لیے قانون کی درستگی کے لیے پانی کے ایک گلاس کو مناسب اکائی تصور کیا گیا ہے۔

(iii) شے کی نوعیت (Nature of Goods)

صرف کی جانے والی تمام اشیا وزن، حجم، کوالٹی اور خصوصیت کے اعتبار سے بالکل ایک جیسی ہونی چاہییں ورنہ قانون غلط ثابت ہوجائے گا۔ مثلاً پانی پیتے وقت پہلا گلاس سادہ پانی کا ہواور دوسرا اعلیٰ قسم کا مشروب ہوتو یقیناً دوسرے گلاس کا افادہ پہلے گلاس کی نسبت زیادہ ہوگا اور مختتم افادہ گرنے کی بجائے بڑھ سکتا ہے۔

(iv) صارف کی ذہنی کیفیت (Attitude of the Consumer)

قانون کو لاگو کرنے کے لیے فرض کیا گیا ہے کہ شے کے استعمال کے دوران صارف کی ذہنی کیفیت تبدیل نہیں ہونی چاہیے۔ مثال کے طور پر آم کھاتے وقت اگر آم کی دوسری اکائی پر آپ کو بتایا جائے کہ آم تو آپ کی صحت کے لیے ٹھیک نہیں تو دوسرے آم کا افادہ یک دم ختم ہو جائے گا اور قانون کا اطلاق رک جائے گا۔

(v) صارف کی آمدنی (Consumer's Income)

صارف کی آمدنی میں کمی یا بیشی صارف کے نقطہ نظر اور صرفی منصوبے کو تبدیل کر سکتی ہے۔ اس لیے فرض کیا گیا ہے کہ صارف کی آمدنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔ مثال کے طور پر آمدنی میں اضافے کی صورت میں صارف کا عام اشیا دودھ، دال، سبزی کے لیے تو افادہ مختتم گر جاتا ہے لیکن اس کے برعکس بڑھیا اشیا کے لیے افادہ مختتم بڑھ جاتا ہے۔

مستثنیات یا حدود (Limitations)

مستثنیات قانون کی وہ حدبندیاں ہوتی ہیں جن پر قانون کا اطلاق نہیں ہوتا۔ یعنی ان صورتوں کو قانون کے دائرے سے مستثنیٰ سمجھا جاتا ہے۔ یہ درج ذیل ہیں۔

(i) علم ومطالعہ (Knowledge)

علم اور مطالعہ حاصل کرنے کی انسانی خواہش کبھی بھی کم نہیں ہوتی بلکہ علم کے درجات بڑھنے کے ساتھ ساتھ انسان کے اندر مزید علم حاصل کرنے کی جستجو بڑھتی چلی جاتی ہے اور انسان مختلف علوم کے مطالعہ سے استفادہ کرتا ہے۔ اس لیے علم حاصل کرنے کی مزید جستجو کی صورت میں قانون کا اطلاق نہیں ہوتا۔

(ii) مال وزر (Wealth)

ذرائع کی کمیابی کی وجہ سے مال وزر کا حصول ہر انسان کے لیے اپنے اندر یہ وصف رکھتا ہے کہ جیسے جیسے انسان کے پاس

دولت بڑھتی چلی جاتی ہے اس کی دولت کے لیے خواہش مزید بڑھتی چلی جاتی ہے اور دولت کے مزید حصول میں اس کا افادہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔

(iii) تاریخی نوادرات (Antiques)

کچھ لوگ تاریخی نوادرات اکٹھا کرنے کے بہت شوقین ہوتے ہیں۔ لہٰذا تاریخی نوادرات کی تعداد میں اضافے سے ان کو مزید حاصل کرنے کی خواہش کم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ مثلاً قدیم سکے، پرانی ٹکٹیں وغیرہ۔

(iv) نمود و نمائش (Ostentation)

انسان کے اندر فطری طور پر خودنمائی اور نمائش کا جذبہ موجود ہوتا ہے اس لیے وہ اپنے حسن و جمال کی جانب زیادہ توجہ دیتا ہے خصوصاً فیشن کے دلدادہ افراد کے اندر نمود و نمائش کا جذبہ جدید فیشن کے اختراع کے ساتھ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح قانون کا اطلاق ممکن نہیں رہتا۔

(v) منشیات (Narcotics)

کچھ لوگ نشہ آور اشیا مثلاً تمباکو، افیون اور دیگر مضر اشیا استعمال کرنے کے بڑے دلدادہ ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ جتنا ان اشیا کو استعمال کرتے ہیں اتنا زیادہ اس میں وہ تسکین محسوس کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسی اشیا کے استعمال کے لیے ان کی خواہش بڑھتی چلتی جاتی ہے۔

(iv) فنونِ لطیفہ (Fine Arts)

ہر فنکار اپنے فن کو منوانے اور شہرت حاصل کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے اس لیے وہ جتنا فن حاصل کرنے میں کمال حاصل کرتا ہے اس کی خواہش بڑھتی چلی جاتی ہے۔ لہٰذا اس قانون کا فن حاصل کرنے کی صورت میں بھی اطلاق نہیں ہوتا۔

عملی اہمیت (Practical Importance)

قانونِ تقلیلِ افادہ مختتم کیونکہ انسانی زندگی کا عملی مشاہدہ ہے اس لیے اس کا ہماری معاشی زندگی میں بہت اہم کردار ہے جس کی اہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہوجاتی ہے۔

(i) قانون طلب کی بنیاد تقلیل افادہ مختتم کے اصول پر رکھی گئی ہے کیونکہ زائد اکائیوں کا افادہ کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس لیے پہلی اکائی کے مقابلے میں صارف اگلی اکائی کی کم قیمت دینے پر رضامند ہوتا ہے۔ گویا صارف کسی شے کی مزید اکائیاں صرف اسی صورت میں خریدتا ہے جب اس کی قیمت کم کردی جائے لہٰذا تقلیل افادہ مختتم کا اصول قانون طلب کی بنیاد ہے۔

(ii) روزمرہ زندگی میں جب کوئی صارف کوئی شے خریدتا ہے تو قیمت ادا کرتے وقت اس کے مختتم افادہ پر نظر رکھتا ہے۔ اگر اس شے کا افادہ اس کی قیمت سے گر جائے تو وہ اس شے کی خرید ترک کردیتا ہے اور وہ چیز خریدتا ہے جس کا افادہ اس کی قیمت

کے برابر ہوجائے۔

(iii) ٹیکس عائد کرنے کے سلسلے میں قانون تقلیل افادہ مختتم کے اصول کو استعمال کیا جاتا ہے۔ حکومت اس اصول کے تحت امیروں پر ٹیکس کی زیادہ شرح اور غریبوں پر کم شرح عائد کرتی ہے کیونکہ امیروں کے نزدیک زر کا افادہ مختتم کم ہوتا ہے۔

(iv) قانون مساوی افادہ مختتم کی بنیاد بھی اس اصول پر رکھی گئی ہے جس کے مطابق ہر صارف اپنے محدود وسائل کو اپنے لامحدود مقاصد کے حصول کے لیے اس طرح تقسیم کرتا ہے کہ اسے ہر شے سے مساوی افادہ مختتم حاصل ہو۔

(v) دولت کی مساوی تقسیم بھی اسی اصول کے تحت ممکن ہے کیونکہ اسی قانون کو پیش نظر رکھتے ہوئے ٹیکسوں کے نظام میں اس قسم کی تبدیلیاں لائی جاتی ہیں کہ دولت کی مساوی تقسیم ممکن ہوسکے، معاشرہ خوشحال ہوجائے اور اشیا ضرورت سب کو میسر ہوں۔

2.9 قانون مساوی افادہ مختتم (Law of Equi-Marginal Utility)

قانون مساوی افادہ مختتم صرف دولت کا ایک اہم اصول اور خاص عملی اہمیت و افادیت کا حامل ہے۔ یہ قانون ایسی ٹھوس اور عالمگیر حقیقت پر مبنی ہے جو معاشرے میں بسنے والے ہر انسان کے ساتھ شعوری یا لاشعوری طور پر پیش آتی ہیں۔ وہ حقیقت یہ ہے کہ انسان کے مقاصد بے شمار ہیں لیکن ان مقاصد کی تکمیل کے لیے ذرائع محدود ہیں۔ اس لیے ایک صارف کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ کم ذرائع استعمال کر کے زیادہ سے زیادہ خواہشات کی تکمیل کرلے۔ اس مقصد کے لیے صارف جو طریقہ کار اختیار کرنا چاہتا ہے وہ اسی قانون میں پوشیدہ ہے۔ قانون مساوی افادہ مختتم صارف کی رہنمائی کرتا ہے کہ وہ کس طرح محدود وسائل سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرسکتا ہے۔ لیکن یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایک ذہین اور سمجھدار صارف اشیا کی خریداری کے وقت اشیا کی قیمتوں کے ساتھ ساتھ ان سے حاصل ہونے والا افادہ بھی ذہن میں رکھتا ہے۔ اس مقصد کے لیے وہ زیادہ فائدہ مند چیز کو کم فائدہ مند چیز پر ترجیح دیتے ہوئے کوشش کرتا ہے کہ خریدی جانے والی تمام اشیا کے مختتم افادے آپس میں برابر ہوجائیں۔

الفرڈ مارشل نے قانون مساوی افادہ مختتم کی تعریف یوں کی ہے۔

"اگر کسی شخص کے پاس کوئی ایسی شے ہو جسے ایک سے زائد کاموں میں استعمال کیا جاسکتا ہو تو اس شے کو ان کاموں میں اس طرح استعمال کیا جائے گا کہ ہر کام میں حاصل شدہ افادہ مختتم مساوی ہو"۔

اس قانون کو قانونِ انتہائی تسکین (Law of Maximum Satisfaction) بھی کہتے ہیں کیونکہ صارف اپنے محدود وسائل کو سمجھداری سے استعمال کر کے زیادہ سے زیادہ تسکین یا افادہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

قانون مساوی افادہ مختتم کا دوسرا نام قانون استبدال (Law of Substitution) بھی ہے کیونکہ صارف زیادہ سے زیادہ افادہ کے حصول کے لیے خرچ کی مختلف مدات میں تبدیلیاں کرتے رہتے ہیں یعنی صارف زیادہ فائدہ مند شے کو کم فائدہ مند شے پر ترجیح دیتے ہوئے خریداری کرتے ہیں۔

قانون مساوی افادہ مختتم کی وضاحت درج ذیل گوشوارہ و ڈائیگرام سے بھی کی جا سکتی ہے۔

فرض کریں کہ ایک صارف کے پاس پانچ روپے ہیں جن کو دو اشیا چینی اور چاول کی خریداری پر خرچ کرنا چاہتا ہے فرض کیجیے چینی کی فی اکائی قیمت ایک روپے ہے اسی طرح چاول کی بھی فی اکائی قیمت ایک روپے ہے۔ صارف زر کی کتنی اکائیاں چینی اور کتنی اکائیاں چاول پر خرچ کرے گا، اس کا فیصلہ افادہ مختتم کے اصول پر ہوگا۔

گوشوارہ

چاول کا مختتم افادہ	چینی کا مختتم افادہ	زر کی اکائیاں
20	24	1
16	20	2
12	16	3
8	12	4
4	8	5
60	80	کل افادہ

گوشوارہ میں پہلے، دوسرے اور تیسرے کالم میں بالترتیب زر کی اکائیاں، چینی کا مختتم افادہ اور چاول کا مختتم افادہ دکھایا گیا ہے۔ دونوں اشیا کا افادہ مختتم زر کی اکائیوں کو خرچ کرنے سے کم ہوتا جاتا ہے۔ گوشوارہ سے ظاہر ہے کہ اگر صارف قانون مساوی افادہ مختتم کے اصول کو نظرانداز کرتے ہوئے پانچوں اکائیاں چینی پر خرچ کردے تو صارف کو کل افادہ 80 کے برابر حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ چاول کی خریداری سے 60 کے برابر کل افادہ حاصل ہوتا ہے۔

لیکن اگر صارف مساوی افادہ مختتم کے اصول کے مطابق اشیا کی خریداری کرے تو اس کو پہلی دونوں صورتوں سے زیادہ کل افادہ حاصل ہوگا۔ یعنی

زر کی تین اکائیوں کے خرچ سے چینی کا مجموعی افادہ $24 + 20 + 16 = 60$

زر کی دو اکائیوں کے خرچ سے چاول کا مجموعی افادہ $20 + 16 = 36$

زر کی پانچوں اکائیاں خرچ کرنے سے حاصل ہونے والا کل افادہ $= 96$

زر کی پانچوں اکائیاں قانون مساوی افادہ مختتم کے اصول کے مطابق خرچ کرنے سے مجموعی افادہ 96 حاصل ہوتا ہے جو زیادہ سے زیادہ افادہ ہے۔

$$\frac{\text{چینی کا افادہ مختتم}}{\text{چینی کی قیمت}} = \frac{16}{1} = \frac{\text{چاول کا افادہ مختتم}}{\text{چاول کی قیمت}} = \frac{16}{1}$$

اخراجات کی کسی اور ترتیب سے صارف کا کل افادہ 96 سے زیادہ نہیں ہو سکتا بلکہ اخراجات کی ترتیب بدلنے پر کل افادہ میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل ترتیب سے واضح ہے۔

یعنی اخراجات کی ترتیب بدلنے سے کل افادہ میں 4 کی کمی واقع ہو گئی ہے۔

اس اصول کے مطابق زر کی تین اکائیاں چینی پر اور زر کی دو اکائیاں چاول کی خریداری پر خرچ کرنا ہوگی۔

لہٰذا ایک صارف زیادہ سے زیادہ افادہ صرف اسی طریقہ کار سے حاصل کر سکتا ہے جب وہ قانون مساوی افادہ مختتم کے مطابق زر کی اکائیاں دونوں اشیا پر خرچ کرے۔

قانون مساوی افادہ مختتم کے مطابق زر کی اکائیوں کا استعمال

درج بالا بحث سے صاف ظاہر ہے کہ کل افادہ صرف اس وقت زیادہ سے زیادہ ہوگا جب تمام خریدی جانے والی اشیا کا مختتم افادہ آپس میں برابر ہو جائے۔ اس صورت حال کو صارف کا توازن بھی کہتے ہیں جس کو درج ذیل مساوات سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

ڈائیگرام سے وضاحت

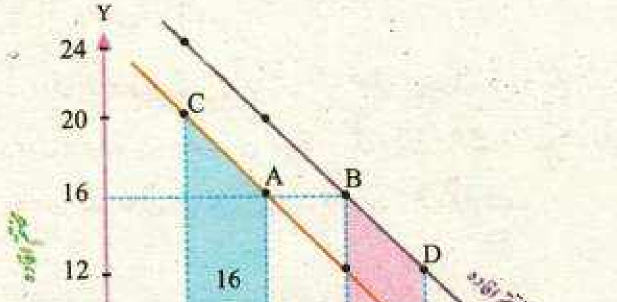

ڈائیگرام میں OX محور پر زر کی اکائیاں اور OY محور پر مختتم افادہ دکھایا گیا ہے۔ ڈائیگرام سے ظاہر ہے کہ صارف زر کی تین اکائیاں چینی پر خرچ کرکے نقطہ B اور دو اکائیاں چاول پر خرچ کرکے نقطہ A حاصل کرتا ہے۔ جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ صارف توازن میں ہے یعنی (B=A) دونوں اشیا کا افادہ مختتم آپس میں برابر ہے۔ جبکہ زر کی چار اکائیاں چینی پر خرچ کرنے سے نقطہ D اور ایک اکائی چاول پر خرچ کرنے سے نقطہ C حاصل ہوتا ہے جو آپس میں برابر نہیں یعنی (D≠C) دونوں اشیا کا افادہ مختتم آپس میں برابر نہیں۔ D اور C نقاط ظاہر کرتے ہیں اور شکل میں صاف ظاہر ہے کہ افادہ میں کمی والا رقبہ افادہ میں اضافہ والے رقبہ سے زیادہ ہے۔ لہٰذا یہ ترتیب ٹھیک نہیں ہے۔

مستثنیات (Limitations)

درج ذیل صورتوں میں قانون مساوی افادہ مختتم کا اطلاق نہیں ہوتا۔

(i) رسم و رواج اور فیشن (Custom and Fashion)

بسا اوقات لوگ رسم و رواج اور فیشن کی تبدیلی کی بنا پر اشیا خریدتے وقت اشیا سے حاصل ہونے والے افادے کو ذہن میں نہیں رکھتے یا پھر وہ مجبوراً اشیا کی خریداری کے وقت افادہ کے عنصر کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور محدود ذرائع سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ مثلاً پوشاک، ہیر سٹائل، زیورات پر کیا جانے والا خرچ محض رسم و رواج اور فیشن کی تبدیلی کی وجہ سے افادے کو مدنظر رکھے بغیر کیا جاتا ہے اس لیے ان حالات میں قانون کا اطلاق نہیں ہوتا۔

(ii) وقت کا عنصر (Time Factor)

بعض اشیا پر اخراجات فوری افادہ پہنچاتے ہیں مگر بعض اشیا طویل عرصہ تک فائدہ پہنچاتی رہتی ہیں۔ مثال کے طور پر پھل، سبزی، دودھ وغیرہ پر خرچ فوری فائدہ پہنچاتا ہے۔ لیکن گھر، کار، ٹیلی ویژن پر اٹھنے والے اخراجات دیر تک فائدہ پہنچاتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ایسی صورت میں قانون کے مطابق اشیا میں یکسانیت قائم کرنا مشکل کام ہے۔

(iii) افادہ کی پیمائش ممکن نہیں (Utility is not Measurable)

افادہ ایک ذہنی کیفیت کا نام ہے جو مقام، وقت اور حالات کے مطابق تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ اس لیے اشیا سے حاصل ہونے والے افادے کی صحیح پیمائش ممکن نہیں۔

(iv) منڈی سے ناواقفیت (Unawareness of Market)

بعض اوقات صارف کو اشیا کے سستے نعم البدل (Substitute) کا علم نہیں ہوتا اس لیے وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے محدود ذرائع سے زیادہ سے زیادہ افادہ حاصل کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

(v) اشیا کی ناقابلِ تقسیم پذیری (Indivisibility of Goods)

بعض اشیا ناقابل تقسیم ہوتی ہیں اور ان کو حصوں میں خریدا نہیں جاسکتا مثلاً مشین، کار، سائیکل وغیرہ۔ اس لیے ایسی صورت حال میں صارف کے لیے ممکن نہیں کہ وہ اپنے محدود وسائل کو بدل بدل کر خرچ کر سکے۔ اس لیے ناقابل تقسیم پذیر اشیا پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہوتا۔

(vi) نشرواشاعت (Publicity)

منافع کے محرک کے پیش نظر اشیا کے بیچنے والے نشرواشاعت کے جو نئے نئے طریقے استعمال کرتے ہیں ان سے متاثر ہو کر اکثر صارفین مساوی افادہ مختتم کے اصول کو نظرانداز کر کے اشیا خرید لیتے ہیں اور اشیا کی کوالٹی اور افادیت کا خیال نہیں رکھتے۔

عملی اہمیت (Practical Importance)

قانون مساوی افادہ مختتم کی عملی اہمیت درج ذیل ہے۔

(i) صارفین کی رہنمائی (Guidance for Consumers)

صارف اپنے محدود وسائل سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہتا ہے۔ یہ قانون صارف کی زیادہ سے زیادہ تسکین حاصل کرنے کی خواہش کو پورا کرتا ہے۔ اس اصول کے مطابق صارف اس وقت زیادہ سے زیادہ تسکین حاصل کرتا ہے جب وہ مختلف اشیا پر اپنے ذرائع کو اس طرح خرچ کرے کہ تمام اشیا سے حاصل ہونے والا افادہ مختتم آپس میں برابر ہو جائے۔

(ii) پیداوار کے شعبے کی رہنمائی (Guidance for Production Sector)

اشیائے صارفین پیدا کرنے والے آجر کے وسائل بھی محدود ہوتے ہیں۔ اس لیے ایک سمجھدار آجر اپنے محدود وسائل کو اصول استدلال کے تحت بدل بدل کر خرچ کرتا ہے تاکہ ہر عامل پیدائش کی مختتم پیداوار آپس میں برابر ہوجائے۔ اس طرح کل پیداوار بھی زیادہ سے زیادہ ہوگی۔

(iii) اشیا کے تبادلہ میں رہنمائی (Guidance for Exchange of Goods)

یہ اصول اشیا کے تبادلے میں بھی آجر اور صارف کی مدد کرتا ہے کیونکہ زیادہ سے زیادہ تسکین حاصل کرنے کیلئے کم فائدہ مند شے کو زیادہ فائدہ مند شے سے بدل لیا جاتا ہے۔ اور یہ تبادلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک تمام اشیا کا افادہ مختتم آپس میں برابر نہ ہوجائے۔ بین الاقوامی تجارت میں اشیا کا تبادلہ بھی اسی اصول پر کیا جاتا ہے۔

(iv) سرکاری اخراجات میں رہنمائی (Guidance for Public Expenditure)

ٹیکس عائد کرنے اور سرکاری اخراجات کے ضمن میں اسی اصول سے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ کیونکہ ٹیکس لگاتے وقت اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی سے زیادہ سے زیادہ سماجی فلاح و بہبود حاصل کی جاسکے اور اخراجات کرتے وقت خرچ کی جانے والی رقم کا مختتم افادہ ایک دوسرے کے برابر ہو۔

درج بالا بحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ قانون مساوی افادہ مختتم کا اطلاق معاشی تحقیق کے ہر شعبہ پر ہوتا ہے چاہے اس کا تعلق صرف دولت سے ہو یا پیدائش دولت سے، اشیا کے تبادلے سے ہو یا حکومت کے محصولات اور اخراجات سے۔ اس لیے قانون مساوی افادہ مختتم معاشیات کا اہم اور ہمہ گیر اصول ہے۔

2.10 صارف کا توازن (Consumer's Equilibrium)

صارف کے توازن سے مراد ہے کہ صارف اپنے محدود وسائل کو مختلف مدات پر اس طرح خرچ کرے کہ اسے زیادہ سے زیادہ افادہ حاصل ہوجائے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب صارف قانون مساوی افادہ مختتم کے اصول پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ اس

اصول کے مطابق ایک سمجھدار صارف نہ صرف اشیا سے حاصل ہونے والے مختتم افادہ کو مدنظر رکھتا ہے بلکہ اشیا پر استعمال ہونے والی زر کی اکائیوں کا بھی شے کے افادہ سے موازنہ کرتا ہے۔ یعنی صارف ایک طرف شے کی قیمت اور دوسری طرف شے کے مختتم افادہ کا خیال رکھتا ہے۔ چنانچہ ایک صارف کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی رقم کو اشیا کی خریداری پر اس طرح خرچ کرے کہ اس کو مساوی مختتم افادہ کے ساتھ ساتھ قیمت میں بھی باہمی تناسب حاصل ہوسکے۔ جب صارف اس مقصد میں کامیاب ہوجاتا ہے تو اس صورت حال کو صارف کا توازن (Consumer's Equilibrium) کہا جاتا ہے۔ گویا صارف اس وقت توازنی حالت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی آمدنی کو اس طرح خرچ کرے کہ اس کو تمام اشیا سے برابر مختتم افادہ حاصل ہوجائے اور اگر اشیا کا افادہ برابر نہ ہو تو وہ اپنے اخراجات کے رویے میں تبدیلی لاکر مقصد کو پورا کرسکے۔

صارف کے توازن کو درج ذیل فارمولہ کی مدد سے بھی واضح کیا جاسکتا ہے۔

$$\frac{\text{X شے کا افادہ مختتم}}{\text{X شے کی قیمت}} = \frac{\text{Y شے کا افادہ مختتم}}{\text{Y شے کی قیمت}} = \cdots\cdots = \frac{\text{Z شے کا افادہ مختتم}}{\text{Z شے کی قیمت}}$$

درج بالا مساوات کی وضاحت کے لیے گوشوارہ کی مدد لیتے ہیں۔

صارف کی آمدنی = 8روپے

فرض کریں X شے کی قیمت = 2روپے

Y شے کی قیمت = 1روپیہ

اگر ہم X اور Y اشیا کے مختتم افادوں میں 1:2 کی نسبت فرض کریں تو گوشوارے کی قدریں کچھ یوں ہونگی۔

X شے	X شے کا افادہ مختتم	Y شے	Y شے کا افادہ مختتم
1	24	1	9
2	20	2	8
3	16	3	7
4	12	4	6
5	8	5	5

صارف کی توازنی حالت

توازن کی حالت حاصل کرنے کے لیے ہم X شے کی تین اکائیاں اور Y شے کی دو اکائیاں لیں گے۔

اس لیے

$$\frac{\text{X شے کا افادہ مختتم}}{\text{X شے کی قیمت}} = \frac{\text{Y شے کا افادہ مختتم}}{\text{Y شے کی قیمت}}$$

جبکہ

$$\frac{8}{1} = \frac{16}{2}$$

$$8 = 8$$

صارف توازن کی حالت میں ہے کیونکہ صارف کو دونوں اشیا سے برابر مختتم افادہ حاصل ہو رہا ہے۔

صارف اگر اپنے اخراجات کے روپے کو قانون مساوی افادہ مختتم سے ہٹ کر جاری رکھے تو صارف توازن کی حالت حاصل نہیں کرسکتا۔ مثلاً اگر صارف X شے کی دو اکائیاں اور Y شے کی تین اکائیاں استعمال کرے تو صارف کا توازن بگڑ جائے گا۔

$$\frac{\text{X شے کا افادہ مختتم}}{\text{X شے کی قیمت}} = \frac{\text{Y شے کا افادہ مختتم}}{\text{Y شے کی قیمت}}$$

جبکہ

$$\frac{7}{1} = \frac{20}{2}$$

$$7 \neq 10$$

صارف توازن کی حالت میں نہیں ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ صارف توازن حاصل کرنے کیلئے قانون مساوی افادہ مختتم کے اصول پر عمل کرتے ہوئے اپنے محدود ذرائع خرچ کرے۔

2.11 خط عدم ترجیح (Indifference Curve)

خط عدم ترجیح کا تصور پہلی مرتبہ 1881 میں متعارف کروایا گیا جس کو مرحلہ وار تبدیلیوں کے بعد 1930 میں پروفیسر ہکس (Professor Hicks) نے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اس نئے نظریہ کا مقصد صارف کے توازن کے مسئلہ کو واضح کرنا تھا۔ خطوط عدم ترجیح کے نظریہ کا مقصد یہ ہے کہ ایک صارف اپنے ذہن میں دو اشیا کے لیے بے شمار جوڑے رکھتا ہے جو اُسے یکساں تسکین دیتے ہیں۔ گویا خط عدم ترجیح کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے صارف اپنا توازن دو اشیا کے مجموعوں میں بغیر ترجیح دیئے اختیار کرسکتا ہے۔ لہٰذا خط عدم ترجیح سے مراد ایک ایسا خط ہے جو دو اشیا کے ان جوڑوں کو ظاہر کرتا ہے جو صارف کو یکساں تسکین دیتے ہیں بالفاظ دیگر خط عدم ترجیح سے مراد

"دو اشیا کے وہ جوڑے (Pairs) جن کے درمیان ایک صارف غیر جانبدار رہتا ہے اور خط عدم ترجیح پر واقع دونوں اشیا کے تمام جوڑے صارف کو یکساں تسکین دیتے ہیں"۔

اشیا کے جوڑے	سیب کی اکائیاں	کیلوں کی اکائیاں	مختتم شرح استبدال
A	1	15	-
B	2	11	4:1
C	3	8	3:1
D	4	6	2:1
E	5	5	1:1

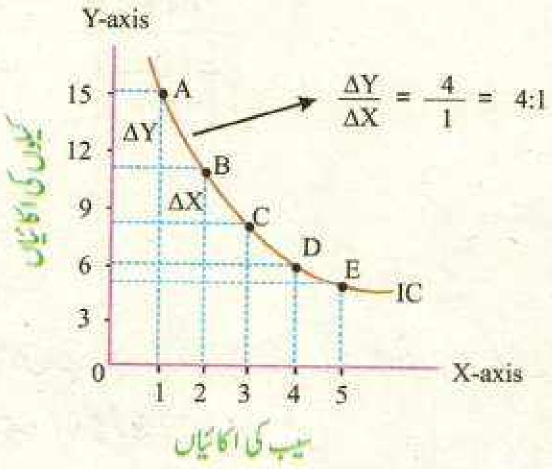

ڈائیگرام میں X محور کے ساتھ سیب کی اکائیاں اور Y محور کے ساتھ کیلوں کی اکائیاں دکھائی گئی ہیں۔ ڈائیگرام میں جب صارف عدم ترجیح کے خط کے نقطہ A پر ہوتا ہے تو اس کے پاس سیب کی ایک اکائی اور کیلوں کی 15 اکائیاں ہوتی ہیں اور جب وہ نقطہ B پر پہنچتا ہے تو اس کے پاس X شے کی دو اکائیاں اور Y شے کی 11 اکائیاں ہیں یعنی صارف سیب کی دوسری اکائی لینے کیلیے کیلوں کی 4 اکائیاں چھوڑ دیتا ہے۔ اسی طرح سیب کی تیسری اکائی کے لیے 3 کیلے، سیب کی چوتھی اکائی کیلیے 2 کیلے اور سیب کی پانچویں اکائی کے لیے ایک کیلا چھوڑ دیتا ہے۔ گویا مختتم شرح استبدال میں مسلسل کمی ہوتی جاتی ہے اور یہی تقلیل مختتم شرح استبدال عدم ترجیح کے خط کی بنیاد ہے۔ اگر ہم نقاط A, B, C, D, E کو آپس میں ملا دیں تو خط عدم ترجیح حاصل ہوتا ہے۔ اس خط پر تمام نقاط صارف کو یکساں تسکین دیتے ہیں۔

مختتم شرح استبدال (Marginal Rate of Substitution)

دو اشیا کے درمیان تبادلے کی شرح کو مختتم شرح استبدال کہتے ہیں۔ یعنی X شے کی کسی ایک مزید اکائی کو حاصل کرنے کے لیے Y شے کی جتنی اکائیاں چھوڑنا پڑتی ہیں انہیں مختتم شرح استبدال کہتے ہیں۔

گوشوارہ میں A اور B کے درمیان مختتم شرح استبدال سیب کی ایک مزید اکائی حاصل کرنے کیلئے کیلوں کی 4 اکائیاں چھوڑنا پڑتی ہیں۔ یعنی 4:1 شرح مختتم شرح استبدال کہلاتی ہے۔

خطوط عدم ترجیح کی خصوصیات (Properties of Indifference Curves)

خطوط عدم ترجیح کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

(i) خطوط عدم ترجیح کا منفی جھکاؤ (Indifference Curves have Negative Slope)

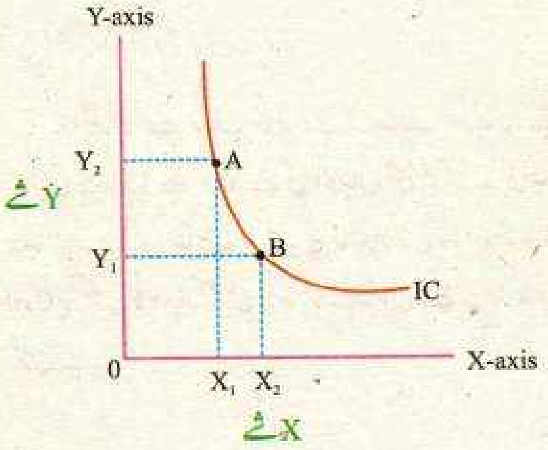

خطوط عدم ترجیح بائیں سے دائیں اوپر سے نیچے کو گرتے ہیں۔ صارف کو X شے کی ایک مزید اکائی حاصل کرنے کے لیے Y شے کی کچھ اکائیوں سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔ لیکن صارف کی تسکین میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ڈائیگرام میں نقاط A اور B پر صارف کو یکساں تسکین حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ صارف غیر جانبدار رہتے ہوئے X شے کی مزید اکائی حاصل کرنے کیلئے Y شے کی کچھ اکائیاں چھوڑ دیتا ہے۔ اگر صارف اشیا کے جوڑے بناتے وقت غیر جانبدار نہ رہے تو خط عدم ترجیح کی درج ذیل تخیلاتی اشکال ممکن ہوسکتی ہیں۔

(الف) خط عدم ترجیح کی عمودی شکل

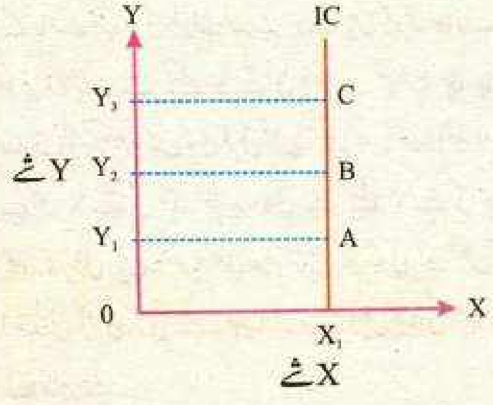

ڈائیگرام سے ظاہر ہے کہ صارف Y شے کی زائد اکائیاں لینے کیلئے X شے کی کوئی اکائی نہیں چھوڑ رہا ہے اور نہ ہی نقاط B،A اور C پر صارف کی تسکین یکساں ہے۔ نقطہ C پر صارف کی تسکین نقاط A اور B کی نسبت زیادہ ہے۔ گویا یہ خط عدم ترجیح نہیں ہے۔ کیونکہ صارف دونوں اشیا کی خریداری کے دوران غیر جانبدار نہیں ہے۔

(ب) خط عدم ترجیح کی افقی شکل

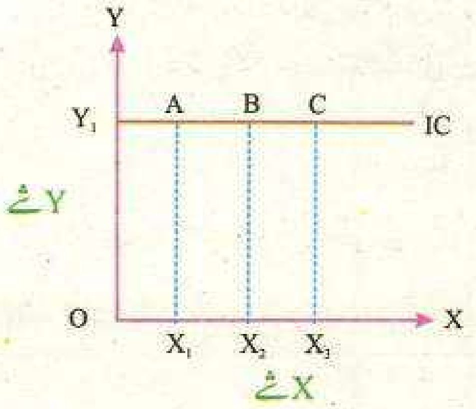

ڈائیگرام میں کھینچے گئے خط کی شکل خط عدم ترجیح سے مطابقت نہیں رکھتی کیونکہ یہاں بھی صارف X شے کی زائد اکائیاں لینے کے لیے Y شے کی کوئی اکائی نہیں چھوڑ رہا۔ گویا صارف کا رویہ غیر جانبدار نہیں ہے۔ اسی لیے نقطہ C پر تسکین کا معیار نقاط A اور B سے زیادہ ہے۔

(ج) خط عدم ترجیح کا مثبت رُجحان

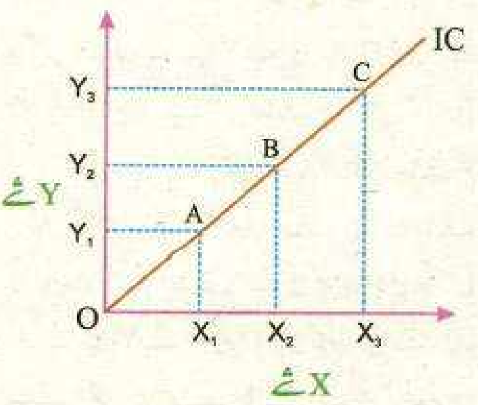

ڈائیگرام سے صاف ظاہر ہے کہ صارف جب X شے کی اکائیاں بڑھا رہا ہے تو Y شے کی اکائیاں بھی کم کرنے کی بجائے بڑھا رہا ہے۔ گویا صارف کا رویہ غیر جانبدار نہیں رہا اور نقاط B,A اور C پر تسکین کا معیار مسلسل بڑھ رہا ہے۔ اس لیے یہ خط عدم ترجیح نہیں ہے۔

(ii) خطوط عدم ترجیح مبدا کی طرف محدب (Convex) ہوتے ہیں

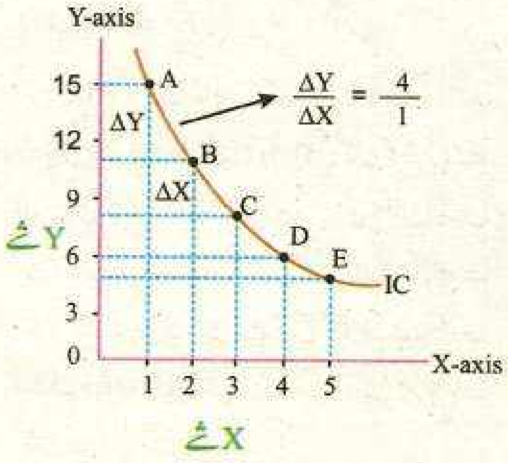

خطوط عدم ترجیح اصول تقلیل مختتم شرح استبدال کے اطلاق کے باعث مبداء کی طرف محدب ہوتے ہیں کیونکہ صارف X شے کی مزید اکائیاں لینے کیلیے Y شے کی اکائیاں کم کرتا چلا جاتا ہے اور صارف کی تسکین میں کوئی فرق نہیں آتا۔ جیسا کہ ڈائیگرام سے ظاہر ہے کہ X شے کی ایک مزید اکائی لینے کیلیے Y شے کی چار اکائیاں چھوڑنا پڑتی ہیں۔ گویا خط عدم ترجیح کی کوئی اور شکل مختتم شرح استبدال کی نفی کرتی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل تخیلاتی خطوط عدم ترجیح سے ظاہر ہے۔

(الف) خط عدم ترجیح کی مستقیم شکل

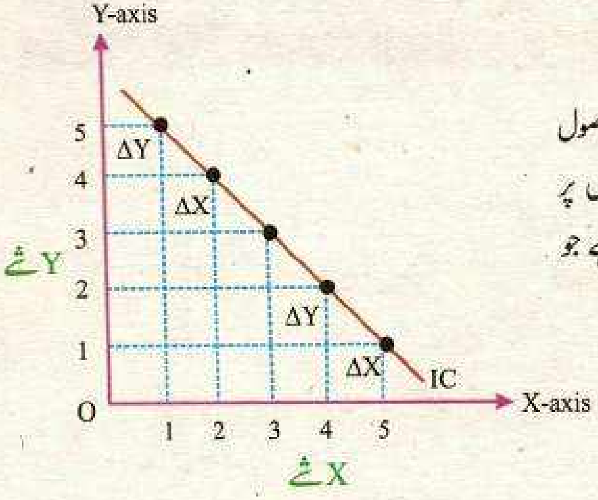

ڈائیگرام میں کھینچا گیا خط مختتم شرح استبدال کے اصول کی نفی کررہا ہے کیونکہ صارف کو اشیا کے دونوں جوڑوں پر X اور Y شے کے لیے برابر اکائیاں چھوڑتے دکھایا گیا ہے جو خط عدم ترجیح کے اصول کے منافی ہے۔

(ب) خطوط عدم ترجیح کا مبداء کی طرف مقعر (Concave) ہونا

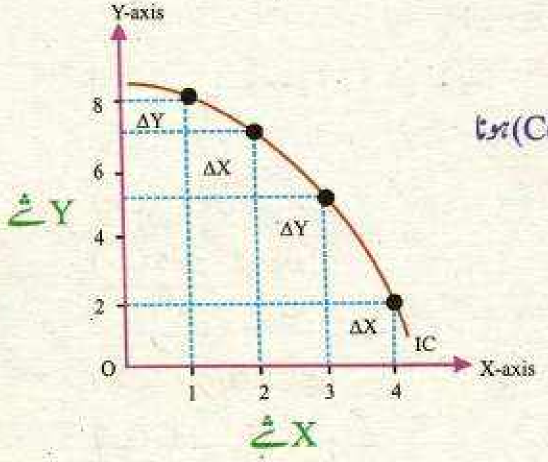

ڈائیگرام میں دکھائے گئے خط کی شکل خط عدم ترجیح کے خط کی نفی کررہی ہے۔ کیونکہ مختتم شرح استبدال گھٹنے کی بجائے بڑھ رہی ہے جو کہ نظریہ عدم ترجیح کے متضاد ہے۔

(iii) خطوط عدم ترجیح ایک دوسرے کو قطع نہیں کرتے
(Do not Intersect Each other)

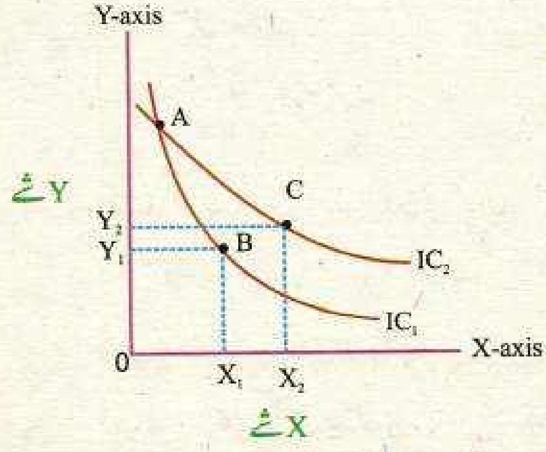

ڈائیگرام میں IC_2 خط عدم ترجیح IC_1 خط عدم ترجیح کی نسبت صارف کی تسکین کی بلند شرح کو ظاہر کررہا ہے۔ جیسا کہ C نقطہ، B نقطے کی نسبت X اور Y شے کی زیادہ مقدار ظاہر کررہا ہے جبکہ نقطہ A پر دونوں خطوط باہم برابر ہیں۔ گویا صارف کا رویہ نقطہ C اور B پر غیر جانبدار نہیں ہے۔ جبکہ نقطہ C کو نقطہ B پر ترجیح حاصل ہے جو خط عدم ترجیح کے منافی ہے۔

مشقی سوالات

سوال 1۔ ہر سوال کے دیے گئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1 جب کسی شے کا کل افادہ زیادہ سے زیادہ ہو تو مختتم افادہ ہوتا ہے۔

(الف) منفی (ب) مثبت (ج) صفر (د) زیادہ سے زیادہ

2 ایسی غیر مادی سرگرمیاں جو بالواسطہ طریقے سے انسان کی حاجات کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں کہلاتی ہیں۔

(الف) اشیا (ب) تخصیص کار (ج) تسکین (د) خدمات

3 صارف اس وقت توازن میں ہوتا ہے جب مختلف اشیا سے حاصل ہونے والا مختتم افادہ آپس میں۔

(الف) بڑھ جائے (ب) برابر ہوجائے (ج) یکساں رہے (د) کم ہوجائے

4 ایسی اشیا جو انسان کے براہ راست ذاتی استعمال میں آتی ہیں کہلاتی ہیں۔

(الف) اشیائے سرمایہ (ب) اشیائے صنعت (ج) اشیائے جامد (د) اشیائے صارفین

5 معاشیات کے کس قانون کا دوسرا نام قانون استبدال بھی ہے؟

(الف) قانون تقلیل حاصل
(ب) قانون تقلیل افادہ مختتم
(ج) قانون مساوی افادہ مختتم
(د) قانون تکثیر حاصل

6 درج ذیل کس صورت میں قانون تقلیل افادہ مختتم کا اطلاق نہیں ہوتا؟

(الف) نمود و نمائش کیلئے
(ب) صارف کی آمدنی نہ بدلے
(ج) شے کے مسلسل استعمال کے باعث
(د) شے کی نوعیت نہ بدلے

7 کس نظریہ کے تحت صارف دو اشیا کے مختلف جوڑے غیر جانبدار رہتے ہوئے اختیار کرتا ہے؟

(الف) تقلیل مصارف
(ب) مثبت شرح استبدال
(ج) تکثیر مصارف
(د) خطوط عدم ترجیح

8 خطوط عدم ترجیح کس شکل کے ہوتے ہیں؟

(الف) محدب (ب) مقعر (ج) عمودی (د) افقی

9 کس قانون کے تحت کسی شے کی اکائیوں کے مسلسل استعمال سے افادہ مختتم بتدریج کم ہوتا جاتا ہے؟

(الف) قانون مساوی افادہ مختتم
(ب) قانون تقلیل حاصل
(ج) قانون تقلیل افادہ مختتم
(د) قانون تکثیر حاصل

سوال 2۔ درج ذیل جملوں میں دی گئی خالی جگہ پُر کیجیے۔

1. قانون تقلیل افادہ مختتم کا خط .... جھکاؤ رکھتا ہے۔
2. نا قابل تقسیم اشیا کی خریداری پر قانون .... کا اطلاق نہیں ہوتا۔
3. .... اشیا میں وہ تمام اشیا شامل ہیں جن میں افادہ، کمیابی اور انتقال پذیری کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔
4. خطوط عدم ترجیح ایک دوسرے کو .... نہیں کرتے۔
5. خط عدم ترجیح پر واقع اشیا کے تمام جوڑے صارف کو .... تسکین دیتے ہیں۔
6. دو اشیا کے درمیان تبادلے کی شرح کو .... کہتے ہیں۔
7. نقطہ سیری کے بعد اگر کسی شے کے استعمال کو جاری رکھا جائے تو افادہ صفر کے بعد .... ہو جاتا ہے۔
8. جب مختتم افادہ صفر افادہ سے زیادہ ہوتا ہے اس وقت کل افادہ .... رہا ہوتا ہے۔
9. کسی شے کی آخری اکائی کے استعمال سے حاصل ہونے والا افادہ .... کہلاتا ہے۔

سوال 3۔ کالم (الف) اور کالم (ب) میں دیے گئے جملوں میں مطابقت پیدا کر کے درست جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
تسکین کی آخری حد	افادہ۔کمیابی اور انتقال پذیری	
غیر معاشی حاجات	تعیشات زندگی وغیرہ	
قیمتی ساز و سامان	منفی ہوتا ہے	
خطوط عدم ترجیح کا رجحان	مشینیں۔آلات وغیرہ	
اشیائے سرمایہ	قانون مساوی افادہ مختتم	
قانون انتہائی تسکین	نقطہ سیری	
صارف کا توازن	$\frac{\text{X شے کا مختتم افادہ}}{\text{X شے کی قیمت}} = \frac{\text{Y شے کا مختتم افادہ}}{\text{Y شے کی قیمت}}$	
دولت کے لیے ضروری	پانی۔ہوا۔روشنی وغیرہ	

سوال 4۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے

1- معاشی اور غیر معاشی اشیا میں فرق بیان کیجیے۔
2- افادہ اور فائدہ مندی میں کیا فرق ہے؟
3- ضروریات اور آسائشات سے کیا مراد ہے؟

4- انسانی احتیاجات سے کیا مراد ہے؟
5- قانون مساوی افادہ مختتم کی تعریف لکھیئے۔
6- خطوط عدم ترجیح کیوں آپس میں قطع نہیں کرتے؟
7- کل افادہ اور مختتم افادہ کا آپس میں کیا تعلق ہے؟
8- قانون تقلیل افادہ مختتم کے تین عملی فائدے تحریر کیجئے۔
9- خطوط عدم ترجیح کا جھکاؤ منفی کیوں ہوتا ہے؟

سوال5۔ درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجئے۔

1- انسانی احتیاجات سے کیا مراد ہے۔ ان کی خصوصیات لکھیئے۔
2- اشیا و خدمات کی تعریف کیجئے۔ اشیا کی مختلف اقسام پر بحث کیجئے۔
3- درج ذیل پر نوٹ لکھیئے۔

1- دولت 2- قیمت 3- قدرزر

4- قانون تقلیل افادہ مختتم سے کیا مراد ہے؟ گوشوارہ کی مدد سے قانون کی وضاحت کریں نیز قانون کے مفروضات اور مستثنیات بھی بیان کریں۔
5- قانون مساوی افادہ مختتم کی تعریف کریں۔ نیز قانون کی حدبندیاں بھی بیان کیجئے۔
6- قانون مساوی افادہ مختتم کی عملی اہمیت بیان کیجئے۔
7- صارف کے توازن سے کیا مراد ہے؟
8- خطوط عدم ترجیح سے کیا مراد ہے؟ ان کی خصوصیات تحریر کیجئے۔